سبق-37: رسول ﷺ کے نکاحوں پر اعتراضات

رسول ﷺ پر جو اعتراضات کیے جاتے ہیں، ان میں دو نمایاں ہیں:

1. چار سے زائد نکاح کیوں؟
2. غزوات کیوں؟

اس سبق میں ہم نکاحوں پر بات کریں گے

عام رواج

رسول اللہ ﷺ سے پہلے بھی کئی بیویاں رکھنے کا رواج عام تھا۔ پچھلے انبیاء مثلاً ابراہیم، یعقوب، موسٰی، داؤد، سلیمان علیہم السلام کی بھی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔ دیگر مذہبی شخصیتوں اور بادشاہوں میں بھی یہ رواج عام تھا۔

چار سے زائد نکاح کیوں؟

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو چار سے زائد بیویاں رکھنے کی اجازت دی، تاکہ تعلیمی، تربیتی، سماجی، اور سیاسی کاموں میں مدد ملے۔

تعلیمی فائدے

ان نکاحوں سے دینِ اسلام کی نشر واشاعت اور اس کی توسیع اور استحکام میں خوب مدد ملی، جیسے

- تفسیر قرآن، مثلاً حضرت عائشہ ہی سے کئی آیات کی تفسیر منقول ہے۔
- روایتِ حدیث، مثلاً حضرت عائشہ ہی سے تقریباً 2200 احادیث مروی ہیں۔
- سیرت رسول کے گھریلو پہلو بیان کرنے میں، جیسے مختلف صفات و کیفیات والی بیویوں کے ساتھ کیسے برتاؤ کیا جائے۔
- فقہی احکام، اور بالخصوص خواتین کے کئی مخصوص مسائل ازواج مطہرات سے ملے ہیں۔

تربیتی فائدے

ایک مسلم معاشرے میں خواتین کے مسائل کو سمجھنے اور سمجھانے اور اُن کے جواب دینے کے لیے ایک خاتون ہی زیادہ موزوں ہے۔آپ ﷺ کی ایک وقت میں 9 ازواج تھیں، گویا دین کی تعلیم وتربیت کے 9 مختلف حلقے شروع ہوگئے تھے، خاص کر ایسے دور میں جبکہ انٹرنٹ، ٹی وی، رسالہ ،اخبار، کتابیں یا سوشل میڈیا وغیرہ کچھ نہ تھا۔امہات المؤمنین براہ راست رسول ﷺ سے دین کے مسائل کا اور خاص طور پر خواتین کے مخصوص مسائل کا علم حاصل کرتیں اور امت تک اُنہیں پہنچاتیں۔رسول ﷺ کی وفات کے تقریباً 50 سال بعد تک بعض امہات المؤمنین نے یہ خدمت انجام دی۔

سماجی فائدے

اُن نکاحوں کے ذریعے مختلف قبیلوں، خاندانوں اور طبقات کو آپس میں نکاح کی ترغیب ملی۔ بیوہ خواتین اور خاص طور پر عمر رسیدہ، بچوں والی بیوہ سے نکاح کی ترغیب ملی، جیسے آپ ﷺ نے ام حبیبہ ،سودہ سے نکاح کیا۔ طلاق شدہ خواتین سے نکاح کی ترغیب، جیسے آپ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا۔ باندیوں کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی ترغیب ملی، جیسے حضرت صفیہ ، حضرت جویریہ سے آپ ﷺ کا نکاح، کسی غلط رسم ورواج کو ختم کرنے کے لیے، جیسے حضرت زینب بنت جحش سے ہونے والا نکاح،

لوگوں کو آزاد کرانے کے لیے، جیسے رسول ﷺ کے حضرت جویریہ سے نکاح کے بعد تقریباً سو گھرانے آزاد کر دیے گئے۔

سیاسی فائدے

مختلف قبیلوں، خاندانوں اور طبقات کے ساتھ تعلقات مضبوط ہوئے، اس لیے کہ عربوں میں قبیلوں کی حمایت کا جذبہ بہت زیادہ ہوتا تھا۔ چنانچہ جب آپ ﷺ کسی قبیلے کے سسرالی رشتے

دار بن گئے تو گویا وہ قبیلہ آپ ﷺ کی یعنی اسلام کی حمایت میں آ جاتا اور اسلام سے زیادہ قریب ہو جاتا۔

دشمنی میں کمی آئی، جیسے ابو سفیان کی بیٹی اُمِّ حبیبہ سے نکاح کے بعد اُن کی دشمنی میں کمی آئی۔

اور قریب ترین صحابہ سے تعلقات مضبوط کرنے کے لیے

جیسے اسلام کے چار عظیم الشان خلفاء ابو بکر و عمر، عثمان و علی تھے۔آپ ﷺ نے ابو بکر و عمر کی صاحبزادیوں سے نکاح فرمایا اور عثمان و علی کا نکاح اپنی بیٹیوں سے کروایا۔

نہ اندر سے شکایت، نہ باہر سے اعتراض

کسی بھی اہلیہ نے کبھی شکایت نہ کی اور نہ ہی کسی تکلیف کا اظہار کیا، بلکہ ہر بیوی رسول ﷺ کے نکاح میں ہونے کی وجہ سے بے حد خوش اور مطمئن تھی۔ باہر سے آپ ﷺ کے دُشمنوں نے آپ ﷺ کو شاعر، کاہن، مجنون اور جادو گر کہا، مگر کسی نے بھی آپ ﷺ پر ہوس پرستی کا الزام لگانے کی ہمت نہ کی۔ یہ اعتراض صرف 150 سال پہلے سے شروع ہوا ہے۔

چار سے زائد کو کیوں رکھا؟

آپ ﷺ نے 4 سے زائد بیویوں کو کیوں رکھا؟ اس لیے کہ آپ ﷺ کا مقام ایک مسلمان کی نظر میں بہت اونچا ہے۔آپ کی ازواج مؤمنوں کی مائیں ہیں، اگر چار کے علاوہ کو آپ ﷺ طلاق دے دیتے تو اُن کے امہات کے درجے میں ہونے کی وجہ سے کوئی اُن سے نکاح نہ کرتا اور وہ تنہا رہ جاتیں۔ازواج مطہرات خود بھی آپ سے دور نہیں ہونا چاہتی تھیں۔

اگر نفسانی خواہش تھی تو

- 25 سال میں 40 سالہ بیوہ اور بچوں والی خاتون (حضرت خدیجہ) سے کیوں شادی کی؟
- پھر ان کے ساتھ ان کی وفات تک، یعنی 25 سال تک دوسری شادی کیوں نہ کی؟

- ان کی وفات کے بعد بھی 50 سالہ بیوہ خاتون (حضرت سودہ) سے کیوں شادی کی؟
- مدینے میں تو آپ ﷺ حاکم تھے، لوگ آپ کے لیے جان دینے تیار تھے، اگر آپ چاہتے تو کنواری لڑکیوں سے نکاح کر لیتے!
- زندگی کے آخری 3 سال میں تو تقریباً سارا عرب آپ کے تحت آ گیا تھا، آپ ﷺ کی طاقت، اثر و رسوخ اس پر تو عروج پر تھا۔ اس وقت آپ ﷺ نے کوئی نکاح کیوں نہیں کیا؟
- بیواؤں، عمر والیوں، اور بچے والیوں سے (سوائے حضرت عائشہ کے) کیوں نکاح کیا؟
- آپ ﷺ نے زیادہ نکاح اُسی دور میں کیے (53 سے 60 سال کی عمر میں) جس میں دشمنوں کے حملے، کئی غزوات و سرایا کا شور، منافقوں اور یہودیوں کی سازشیں چل رہی تھیں، اور نئے مسلمانوں کی دن و رات تعلیم و تربیت کا مصروف ترین دور تھا، اور خاص طور پر خواتین کی بھی دیکھ بھال اور تعلیم و تربیت کی شدید ضرورت تھی۔
- دراصل آپ ﷺ نے جوان لڑکیوں کے بجائے ان بیواؤں، عمر رسیدہ، بچے والیوں سے نکاح کر کے بہت بڑی قربانی دی اور امت کو تعلیم دی۔

کیا وہ ہستی جس کے۔۔۔۔

ایک اشارے پر صحابہ رہنے کے لیے محل تعمیر کر دیتے اور دنیا کے سارے عیش و آرام کو لا کر رکھ دیتے مگر جس نے ایسی زندگی گزاری کہ اس کے گھر میں تقریباً فاقوں کی حالت رہتی تھی۔ اگر کھانا ہوتا بھی تو بالکل سادہ سا ہوتا (نہ کہ گوشت، مسالے دار کھانے یا میٹھا وغیرہ) جس کا گھر بالکل سادہ سا تھا، انتہائی معمولی سا بستر تھا، بالکل سادے کپڑے ہوتے، جس کا دن کا اکثر حصہ ریاست اور معاشرے کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں نکل جاتا، جس کی تنہائی کے اوقات راتوں میں گھنٹوں تہجد پڑھنے میں گزرتے اور دن میں تلاوت و اذکار و نمازوں میں، جس کا کوئی ہفتہ روزوں کے بغیر نہ گزرتا، جس میں عیاش بادشاہوں کی سی کوئی جھلک نہ تھی؛

نہ اُسے شراب کا شوق تھا، نہ موسیقی کا، نہ بہترین کپڑوں کا، نہ اُس نے اپنی بیویوں کو قیمتی تحفے دیے، نہ بہترین کھانے دیے، نہ سونا چاندی دیے، بلکہ اُنہیں بھی اپنی طرح دنیا سے بے رغبتی والی زندگی میں رنگ دیا، جس نے انسانیت کو پردے کا عظیم قانون عطا کیااور دل و نظر پر قابو رکھنا سکھایا، اُس پاکیزہ ہستی کے بارے میں ایسے بے ہودہ، جاہلانہ اور بے وقوفانہ اعتراض کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔